www.oqasa.org

OQASA

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کی وجوہ اور محرکات

عنایت اللہ

۱۔اہل ہند کے مسلمانوں نے ۲۳مارچ ۱۹۴۰ءکوقراردادپاکستان منظور کی۔۲۳مارچ کادن پاکستان کے مقدر سے وابستہ ہے۔ہندوستان کے مسلمانوں نے اسی دن ایک **ملک** پاکستان کاتصور پیش کیا،جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے نظریات،ان کاضابطہ حیات،ان کاطرز حیات،انکی عبادات کاطریقہ،انکی ازدواجی زندگی کانظام،انکے اسوہ حسنہ کی روشنی میں تیارکئے ہوئے اخلاقیات،انکا گوروکفن کا سلیقہ،ہندوؤں کے نظریات انکے ضابطہ حیات اورطرز حیات سے مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہے۔ہندوؤں کانظریہ حیات ان کے پیروکاروں کواپناطرز حیات یعنی بت پرستی،برہمن اورشودر کے طبقات کاعلم وشعوراورکردار سکھاتا ہے،وہ گائے کی پوجا کرتے ہیں وہ اسکا گوشت نہیں کھاتے ہیں،جبکہ مسلمانوں کامذہب جس میں توحید،نماز،روزہ،حج،اورزکوۃ شامل ہیں،ایک مختلف ضابطہ حیات،طرز حیات کی تربیت کرتا ہے۔دین اسلام مسلمانوں کواپنے مخصوص قوانین اورضوابط کی روشنی میں انفرادی زندگی سے لیکراجتماعی زندگی گزارنے تک کے تمام آداب سکھاتا ہے۔مسلم امہ کامذہب اوراسکے نظریات اورہندوازم کے بنیادی اصولوں کااختصاری موازنہ درج ذیل ہے:۔

۲۔مسلمانوں کے مذہب اورہندوؤں کے نظریات اورطرزعبادت میں بھی بہت بڑا بنیادی فرق ہے۔اس لئے دومختلف نظریات کی بناپر مسلمانوں نے ایک الگ ریاست (پاکستان) کانظریہ پیش کیا۔جہاں مسلمان اپنی دینی کتاب قرآن پاک کی روشنی میں تعلیمی نصاب کا تعین کریں گے،اسلامی ضابطہ حیات کے مطابق شورائی جمہوری نظام حکومت قائم کریں گے،اسی کے تحت تعلیمی نصاب اورقانون سازی کرینگے۔ان دینی اصول وضوابط اورقوانین کے مطابق مسلمانوں کے کردار کی تشکیل ہوگی۔ ان کی تربیت گاہیں انکی آنیوالی نسلوں کے طرز حیات اورکردار کودین کی روشنی میں سنواریں گی۔اس طرح مسلم امہ اقوام عالم کے سامنے اپنے ملی تشخص کاایک حسین وجمیل اسلامی نمونہ پیش کرسکے گی جوانسانیت کیلئے باعث کشش ہوگا۔اورہندواپنے دھرم نظریہ اورعقیدے کی روشنی میں اپنانظام حیات چلاکراپنا تشخص تیار کر کے زندگی گذارسکیں گے۔اس طرح دوقومی نظریات کی بنیاداوردلائل پرمسلمانوں نے ایک الگ **ملک** پاکستان کوحاصل کرنے کی دل و جان سے کوشش کی۔انگریز نے مسلمانوں کے دوقومی نظریات کوتسلیم کرلیا۔بالآخر ۱۹۴۷ءکوپاکستان معرض وجود میں آگیا۔

۳۔ہندوستان کے مسلمان اس نظریاتی ریاست (پاکستان) کوحاصل کرنے کے لئے ۲۳مارچ ۱۹۴۰ءکی قراردادکی روشنی میں ایک پلیٹ فارم پراکٹھے ہوئے۔بالآخر ۱۹۴۷ءکومسلمانوں نے ایک الگ اسلامی ریاست یعنی پاکستان حاصل کرلیا۔جس کے لئے مسلمانان ہندایک ایسے دردناک،اذیت ناک المیہ سے گذرگئے،جس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ہندوستان میں ہندوؤں،سکھوں نے **ملکر** مسلمانوں کاقتال شروع کردیا۔ان کوترک وطن اورہجرت کرنے پرمجبور کیااوران کوپاکستان آناپڑا۔

۱۔انہوں نے اپنے گھر،اپنے کاروبار،اپنے مال وجان،اپنی زمینیں اوراپنے کھیت کھلیان،حتیٰ کہ اپنے وطن کوبھی خیرباد کہا۔

۲۔اپنی ماؤں،بہنوں،بیٹیوں کی عزتوں اورعصمتوں کی قربانیاں دیں،قافلوں کی شکل میں ہجرت کے دوران لاتعدادمردوزن قتل ہوئے۔

۳۔انہوں نے ہرقسم کے دکھ،طرح طرح کی اذیتیں،بھوک اورفاقے،سفر کی طویل صعوبتیں،جانی اورمالی تکلیفیں عزیزواقارب کے قتال کے صدمات برداشت کئے۔وہ پاکستان کی حدود میں داخل ہوتے اوربارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوجاتے۔

۴۔انہوں نے یہ سب کچھ اسلام کے نام پرقربان کیا،کہ پاکستان میں دین محمدیﷺ کے دستور کی بالادستی اورسرفرازی قائم ہوگی۔

۵۔دین کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب رائج ہوگا۔اعتدال ومساوات اخوت ومحبت،عدل وانصاف کاراج ہوگا۔اسلامی تعلیمات اورطرز حیات سے ملی تشخص تیارہوگا۔رحمت اللعالمینﷺ کااعلیٰ وافضل اخلاق وکردار کاعلم اورعمل جاری ہوگا۔

۶۔معاشرے کی معاشی عمارت دینی اصول وضوابط اورضابطہ حیات کے مطابق پروان چڑھے گی۔اعتدال ومساوات اسکابنیادی عنصر ہوگا۔

۷۔لیکن بدقسمتی سے **ملک** میں انگریز کارائج کیاہواانگریزی جمہوریت کاسامراجی ظالم اورغاصب نظام حکومت اوراسکو چلانے والے تمام اعلیٰ سے ادنیٰ سرکاری مشینری کے اہل کارجن کوانہوں نے ایک مفتوحہ قوم کومحکوم اورغلام بنانے کیلئے ایک مخصوص تعلیمی نصاب اوراسکی تعلیم و تربیت کے بعداپنے مقاصد کے حصول کیلئے سرکاری عہدوں پرمتعین کرتے،آپنے احکام کی پیروی کرواتے۔وہ تمام نظام وسسٹم اورحکومتی مشینری جوں کی توں حکمران طبقہ کے حوالے کرگئے۔اپنااقتدار،اپنانظام حکومت،اپنے طبقاتی تعلیمی ادارے،اوران اداروں کے فارغ ا

تحصیل انتظامیہ، عدلیہ کے اعلیٰ سرکاری سکالر، انکا عملہ جو انگریزی زبان سے آشنا تھا اور کار سرکار چلاتا تھے انکے حوالے کر گئے، اسکے علاوہ اپنے طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نصاب، سرکاری انگریزی زبان، سودی معاشی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی طرز حیات کو تیار کرنے والے تمام ادارے انکے سپرد ہو گئے، انکا غاصب انتظامی سسٹم اور باطل نظام عدل بھی انکے حوالے کر گئے، انکے احکام کو بجا لانے والی مجبور و محبوس انتظامیہ اور عدلیہ کا چارج انگریز کے نان کرسچن جمہوریت کے حکومتی شاہی طبقہ کے حوالے کر گئے، انگریز چلا گیا، نو زائیدہ پاکستان اور اسکی محکوم اور غلام عوام کے تمام وسائل، دولت، خزانہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے تمام بے دین ادارے اور **ملک** کا اقتدار، اپنے اسی حکومتی طبقہ اور سرکاری مشینری کے حوالے کر گیا، اس طرح **ملک** و ملت ایک عبرتناک المیہ میں مبتلا ہو گئی۔

۸۔اس طرح آج تک **ملک** کا اقتدار، **ملک** کی دولت، **ملک** کے وسائل اور ملکی خزانہ ان کے کنٹرول اور تصرف میں چلا آرہا ہے۔ اسلامی ضابطہ حیات، اسلامی تعلیمی نصاب، اسلامی تعلیمی ادارے، اسلامی تعلیمات، اسلامی نظریات، اسلامی معاشی نظام، اسلامی معاشرتی نظام اور طرز حیات کی بجائے انہوں نے وہی مغربی نان کرسچن جمہوریت کا ضابطہ حیات، طرز حیات، سودی معاشی نظام، وہی طبقاتی معاشی تقسیم، وہی طبقاتی تعلیمی نظام اور تعلیمی ادارے، وہی تھانے کچہریاں، وہی انتظامیہ اور عدلیہ، وہی نظام و سسٹم، وہی انگریزی زبان کی سرکاری بالا دستی کا نظام مسلم امہ کے پندرہ کروڑ نفوس پر مسلط کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے پاکستان میں بسنے والی مسلم امہ دین کی دوری کے عذاب اور نان کرسچن جمہوریت کے کینسر میں تڑپتی، سسکتی، دم توڑتی اور تضاد کی زندگی کے دوزخ میں جلتی، سلگتی بے بسی کا ایندھن بنتی چلی جارہی ہے۔

ملت کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تعلیم و تربیت، علم و عمل۔ کردار و تشخص تابع فرمان نان کرسچن جمہوریت پنپتا چلا جارہا ہے۔ پاکستان میں نان کرسچن جمہوریت کے سیاستدانوں، اسمبلیوں کے ممبران نے دینی قدریں، دینی ضابطہ حیات اور مسلم امہ کے دینی تہذیبی ورثہ کو جمہوریت کے باطل نظام و سسٹم کے ذریعہ ختم اور روند کر رکھ دیا ہے، جسکی خاطر یہ **ملک** معرض وجود میں آیا تھا۔ ان حالات و واقعات کی روشنی میں نظریاتی ریاست اور مسلم امہ کی تباہی کے اسباب کو کیسے روکا اور ختم کیا جاسکتا ہے۔ اہل بصیرت اہل وطن کو غور کرنا اور سوچنا ہوگا۔

۹۔(ا) یہ دنیا ایک سرائے فانی ہے۔

(ب)۔جس میں مختلف اقوام اور نسلوں کے لوگ بستے ہیں۔

پ۔دنیا میں تقریباً ۱۸۷ ممالک موجود ہیں۔ ان میں مختلف عقیدوں، مختلف نظریات اور مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔

ت۔ ہر **ملک** اپنے مخصوص انداز فکر کی روشنی میں **ملک** کا نظم و نسق چلاتا ہے۔

ث۔ ہر **ملک**، ہر قوم، ہر عقیدے اور نظریات کے لوگوں کی یہ تمنا، خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کو اقوام عالم کے مقابلے میں اعلیٰ، بہترین، پرکشش معاشی معاشرتی نظام اور بہترین انتظامیہ، عدلیہ مہیا کریں جو عدل قائم کر سکے، جس سے اہل وطن پرسکون اور باعزت طریقہ سے زندگی بسر کر سکیں۔

ج۔ انتظامیہ اور عدلیہ کے ادارے ایسے ہوں جو انتظامی امور اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں اس کا کوئی ثانی نہ ہو۔

چ۔تاکہ اس کے عوام پرسکون زندگی گذار سکیں اور اقوام عالم میں عدل و انصاف، عمدہ اخلاق کی اچھی شہرت اور اعلیٰ معیار پیش کر سکیں۔

ح۔ بڑے بڑے نظریات جو اس وقت دنیا میں رائج ہیں۔ ان میں کیمونزم، سوشلزم، ہندوازم بدھازم، مذہب پرست امتیں موجود ہیں لیکن سب کا حکومتی طریقہ انتخاب نان کرسچن جمہوریت کے ضابطہ حیات اور اصولوں کے مطابق ہے جو سرکاری سطح پر اپنے اپنے ممالک میں انکو ذریعہ حکمرانی بنا چکے ہیں، جبکہ مسلم امہ کا اسلامی دستور مقدس کا شورائی جمہوری نظام ازلی اور ابدی ہے۔ جس کا طریقہ انتخاب اور الہامی ضابطہ حیات موجود ہے۔ یہ نظام حیات ابھی تک کسی بھی اسلامی **ملک** میں سرکاری سطح پر نافذ العمل نہیں ہے۔ مسلم امہ جمہوریت، آمریت، بادشاہت کے حکمرانوں کے شکنجے میں پھنسی ہوئی ہے اور پوری ملت دین کی دوری کی سزا میں مبتلا اور رسوائے زمانہ ہو چکی ہے۔

خ۔ ہر **ملک** میں اسمبلی ممبران اپنی ذات کی ضرورت اور خواہش کے مطابق قانون سازی کر کے حکومتی کاروبار چلاتے ہیں۔

د۔عوامی رائے صرف ممبران کے انتخاب کے وقت عوام سے حاصل کی جاتی ہے، اس کے بعد وہ اسمبلیوں میں پہنچ کر انکے نظریات اور مذہب کے نظریات، ضابطہ حیات کے خلاف قانون سازی کرتے۔ جمہوریت، آمریت اور بادشاہت کے آئین کے سانچے میں ڈھالتے ملکی سطح پر عوام کی مرضی کے خلاف اعتدال و مساوات کو کچلتے، متاع ارضی کو اپنی ملکیتوں میں بدلتے اور بین الاقوامی سطح پر کمزور اور غیر ترقی

یافتہ ممالک کا معاشی اور معاشرتی استحصال کرتے اور اسکی بیگناہ، معصوم عوام پر جنگیں مسلط کرتے، انسانی قتال کرتے، انکے وسائل اور ممالک پر قبضہ کرتے اور ایک غاصب آمر کی طرح حکمرانی کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں بھی مسلم امہ کے یہ نان کرسچن جمہوریت کے حکمران دین محمدی ﷺ کی افادیت سے خود بھی محروم ہیں اور سولہ کروڑ مسلمانوں کی نسلوں کو بھی محروم کیئے جارہے ہیں۔ پورے ملک کا خزانہ، وسائل، تجارت اور ہر قسم کے ذرائع آمدن جو سولہ کروڑ اہل وطن کی میراث ہے وہ نان کرسچن جمہوریت کے صدر پاکستان، وزیراعظم، چاروں صوبوں کے گورنروں، وزیراعلیٰ، وزیروں، سفیروں، مشیروں، سینیٹروں، ایم این اے، ایم پی اے، ناظموں کے سرکاری شاہی محلوں، ذاتی سرے محلوں، رائیونڈ ہاؤسوں، شاہی پیلسوں، میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔

ڈ۔ مغرب میں اینٹی کرسچن جمہوریت، چین میں سوشلزم، روس میں کیمونزم اور اسلامی ممالک میں دین محمدی ﷺ کے شورائی نظام کے خلاف بادشاہت، آمریت، جمہوریت کا نظام اور سسٹم قائم ہے۔ ہر ممالک میں ان نظریات کی روشنی میں معاشرتی اور معاشی نظام کی تشکیل اور تکمیل کرتے ہیں۔

ذ۔ کہیں ماں کے نام سے اولاد کی پہچان ہے، باپ کی نشاندہی ضروری نہیں۔

ر۔ کسی ملک میں نوجوان اور بوڑھے جوڑے بغیر شادی کے دوستی کی زندگی بسر کرتے اور بچے پیدا کرتے رہتے ہیں۔

ڑ۔ کہیں ہم جنس سے جنسی فعل کی آزادی ہے۔ کہیں کتے، کتیا سے جنسی فعل کی پابندی ختم۔

س۔ اسلام ازدواجی زندگی کا راستہ بتاتا ہے۔ آفرینش نسل اور جنسی تعلق کی حیا پرور راہ دکھاتا ہے۔ رشتوں کی لڑی اور انکے تقدس کا درس دیتا ہے، پاکیزہ اور مطہر زندگی کے ادب و آداب سکھاتا ہے۔

ش۔ رشتوں کا احترام، اخوت و محبت اور ادب کے چراغ دلوں میں روشن کرتا ہے۔

ص۔ اسی طرح دنیا کے تمام نظریات پر مشتمل معاشرتی اور معاشی نظام عدل و انصاف کے تقاضے حسب ضرورت قانونی حیثیت دے کر اپنے اپنے ملک کو چلا رہے ہیں۔

ض۔ اسلام ایک مکمل معاشی اور معاشرتی ضابطہ حیات اپنے پیروکاروں کو مہیا کرتا ہے۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے ضابطے بتاتا ہے، جس کے مطابق حکمران اور ملت کے فرزندان معاشرے کی عمارت کو تیار کرتے ہیں۔

ع۔ دین کی صداقت کا تیار کیا ہوا ملی تشخص، دنیا میں ملت اسلامیہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ انسانیت کیلئے بے ضرر اور مخلوق خدا کیلئے منفعت بخش ہوتا ہے، وہ اخوت و محبت کی داستاں، وہ حسن خلق کا پاسباں، وہ امانت و دیانت کا نگہباں، وہ اعتدال و مساوات کی کہکشاں، وہ عدل و انصاف کا بیکراں، وہ عفو و درگذر کا ترجماں، وہ ایثار و نثار کا ہدی خواں، وہ دنیا کی بے ثباتی کا رازداں، وہ ہمت و جرات کا روشن نشاں، وہ خلوتوں میں محو فغاں، وہ قصہ ء جاوداں، وہ خوف خدا کا پاسباں، وہ ذکر حبیب ﷺ کی کہکشاں، وہ اسی کے نور کی روشنیاں، وہ دلوں کی راحت کا ساماں، کیا پاکستان پر مسلط کی ہوئی اینٹی کرسچن جمہوریت کے ضابطہ حیات، تعلیمی نصاب، مخلوط تعلیم اور مخلوط تعلیمی اداروں کے پاس ایسی صداقتوں کے چراغ ہیں جو اس جہان فانی کو روشن و منور کرسکیں۔

غ۔ ۱۹۴۷ سے لیکر آج تک سولہ کروڑ مسلمانوں پر مشتمل ملت کا تشخص بے دین بنیادوں پر استوار ہوتا چلا آرہا ہے، پاکستان میں چند مغربی تہذیب کے اینٹی کرسچن جمہوریت کے میخانہ کے جان نشین حکمرانوں کے مسلط کئے ہوئے طبقاتی تعلیمی اداروں، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی معاشی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی سیاسی نظام، طبقاتی حکمرانی نظام کے باطل کدہ کے دین کش نظریات میں ڈھالتے چلے جا رہے ہیں۔ اس اینٹی کرسچن جمہوریت کے نفاذ اور اسکی سرکاری بالادستی نے مسلم امہ کی نسلوں کا دین، ملی کردار اور ملی تشخص روند کر رکھ دیا ہے

۔

ف۔ کیا دینی جماعتیں جو سیاست میں حصہ لے رہی ہیں، اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام، سسٹم کو فالو کرتی چلی نہیں آرہی ہیں۔ ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، وزیر و مشیر، وزیراعلیٰ، گورنر بھی بنتی ہیں۔ اسمبلیوں میں دین کے خلاف قانون سازی میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ دین کے خلاف مخلوط معاشرہ تیار کرنے کو قبول کرتی ہیں۔ سودی معاشی نظام کی قانون سازی میں شریک ہوتی ہیں۔ جمہوریت کے نظام حکومت میں حصہ لینے، اعلیٰ سرکاری عہدے حاصل کرنے اور ہر قسم کی باطل سہولتوں، غیر عادلانہ تنخواہوں، سرکاری رہائشوں، سرکاری شاہی آسائشوں

جیسی افادیت اور رائج الوقت تمام مراعات حاصل کرنے کے بعد انکو کس نام سے پکارا جائے۔ کیاوہ دینی اسلامی جماعتیں ہیں، کیاوہ مسلمان ہیں۔ کیاوہ ملت اور دین محمدی ﷺ کے ساتھ ایک منافق کا رول ادا کر رہی یا ملت و دین کی خدمت کر رہی ہیں! کیاوہ دین محمدی ﷺ کی منکر ہیں یا منافق! سیاسی دینی جماعتوں کے رہنما اپنے فیصلہ سے ملت کو آگاہ فرماویں۔ ان کا اور ان کے ورکروں کا اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام اور سسٹم کی پیروی کرنے کے بعد دین کے ساتھ کیا تعلق اور رشتہ باقی رہ جاتا ہے۔

ق۔ کیا اینٹی کرسچن جمہوریت کے الیکشن کا طریقہ کار اور اسلام کے شورائی نظام کے طریقہ کار میں کوئی فرق ہے۔ ملت اسکی وضاحت چاہتی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام اور سسٹم سے قائم کی جاسکتی ہے۔ اسلامی جماعتوں کے رہبر ملت کو آگاہ کریں

۔

ک۔ کیا رہبر اور رہزن کا ووٹ، کیا غاصب اور مظلوم کا ووٹ، کیا جھوٹے اور سچے کا ووٹ، کیا زانی، شرابی اور صالح اور نیک کا ووٹ، جاہل اور دانشور کا ووٹ، خیر اور شر کا ووٹ، دیندار اور بے دین کا ووٹ برابر ہو سکتے ہیں، فرض کرو ایک حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹ کیلئے مختلف سیاسی جماعتوں کے دس امیدوار کھڑے ہوتے ہیں، ان میں سے ایک بارہ ہزار ووٹ لیکر کامیاب ہو جاتا ہے، کیاوہ بقایا اٹھاسی ہزار مختلف جماعتوں کے ووٹر کا نمائندہ تسلیم کیا جاسکتا ہے، نان کرسچن جمہوریت ایک غاصب آمروں کا طبقہ ہے جو دین و دنیا کا رہزن ہے۔

گ۔ دین کے نام پر اسلامی سیاسی جماعتیں بنانا، جمہوریت کے دین کش نظریات پر مشتمل ضابطہ حیات میں شمولیت کرنا، جمہوریت کے نظام نو کے مذہب کی سیاستوں، وزارتوں، مشاورتوں میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، جمہوریت کے باطل نظریات اور غاصب نظام حیات کی نشو نما کرنا، اسمبلیوں کے ذریعہ دین کے نظریات کے خلاف روشن خیال اسلام کی قانون سازی میں شمولیت کرنا، اینٹی کرسچن جمہوریت کے حکمرانوں سے ملکر مادہ پرستی، اقتدار پرستی کے بتوں کی پوجا کرنا، حکومتوں سے ہر قسم کا تعاون اور سودا بازی کرنا، ہارس ٹریڈنگ سے حکومتیں تیار کرنا، اسکے عوض مادیت اور اقتدار میں برابر کا حصہ لینا، دینی مدرسے بھی قائم کرنا، کبھی ان طالبعلموں کو امریکہ کے کہنے پر جہاد کا راستہ دکھا کر روس کے خلاف جنگ کا ایندھن بنانا، کبھی امریکہ سے انکو دہشت گرد قرار دلوا کر ان کا حشر نشر اور قتل عام کروانا، خود اینٹی کرسچن جمہوریت کی سیاست کی ممبر شپ، وزارت، مشاورت، حکومت جیسی نمرودی، فرعونی اور یزیدی نظام حکومت اور اسکی شاہی طرز حیات سے لطف اندوز ہونا، دین کے نظام کے خلاف قانون سازی اور بغاوت کرکے دولت اور اقتدار کی ہوس بجھانے کی خاطر بہو، بیٹیوں کو انگلی لگا کر اسمبلیوں میں پہنچ جانا، ہارس ٹریڈنگ سے لوٹ مار میں حصہ لینا، ان تمام عالم دین کا نبی کریم ﷺ، انکے دین اور انکی امت کے ساتھ ایک بدترین منافقت کے گھناؤنے اعمال نہیں ہیں۔ اہل وطن گواہ رہیں۔ انکو اس جہان فانی سے کوچ کرنے سے قبل مطلع کیا جارہا ہے، کہ انسانی فلاح احکام خداوندی کی بالادستی اور پیروی میں مضمر ہے۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام کی پیروی میں نہیں۔

ل۔ مسلم امہ کی وساطت سے انکو عاجزانہ سلام پیش کرتا ہوں! انکو یاد دلانا چاہتا ہوں عالم دین، دین کے سپاہی اور مجاہد ہوتے ہیں۔ وہ دین محمدی ﷺ کیساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ انکے پاس دین کے نظریات کی پاکیزہ لائبریری موجود ہوتی ہے۔ وہ خیال اور عمل کی غیر پاکیزہ کتاب اپنی لائبریری میں نہیں رکھتے۔ وہ بھولے بھٹکوں کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ وہ عدل قائم کرتے ہیں۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کے سیاسی دانشوروں کے عدل نے پیغمبر خدا کی امت کا نظریاتی راستہ روک رکھا ہے۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام عدل نے دین محمدی ﷺ کے الہامی اعتدال و مساوات کے نظام کو کچل کر رکھ دیا، عدل مذہب کا نور ہے جو جمہوریت کے ظلمات میں ڈوبتا چلا جارہا ہے۔ عدل فطرت کے طیب اصولوں کی نگہبانی اور دین کے ضابطوں کی حفاظت کرتا ہے، عدل معاشرے میں اعتدال قائم کرتا ہے۔ اعتدال سے ایک فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ عدل ایک جیسی زندگی کو عروج بخشتا ہے۔ عدل صداقت کے چراغوں کو منور کرتا ہے۔ عدل انسانی زندگی اور معاشرے میں توازن قائم رکھتا ہے، عدل کش، غاصب انسان عالیشان سرکاری اور ذاتی محلوں میں عذاب کی تصرفانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ یاد رکھو! عادل اور منصف ایسا نہیں کیا کرتے اپنے ہم پیشہ سیاستدانوں سے مشورہ کریں۔ انکو سمجھائیں، انکی رہنمائی فرمائیں، انکو راہ راست کی منزل کی نشاندہی فرمائیں۔ بنی نوع انسان دین کے شورائی جمہوری نظام اور اسکی افادیت سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔

م۔ انکو شورائی جمہوری نظام کی افادیت سے آگاہی بخشیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پوری کائنات کیلئے رحمت اللعالمین ہیں۔ ان کا دین، انکے نظریات، انکے ضابطہ حیات، انکے طرز حیات، انکے اعتدال و مساوات، انکے عدل و انصاف، انکے خوف خدا، انکا اس دنیا کی بے ثباتی

اورفانی ہونے کاشعور، انکی خدمت خلق کی عبادت سے آشنائی، انکی اخوت ومحبت کے سلیقہ سے آگاہی پر مشتمل تعلیمی نصاب سے تیار کیاہوا اسلامی تشخص، اسکاحسن خلق، اسکاحسن کرداربنی نوع انسان کیلئے باعث رحمت اورانسانی دکھوں کامداوا، انسانی زخموں کاعلاج۔انسانی وباؤں، آفات اوربلاؤں کاتدارک، انسانی حقوق کامحافظ، دنیائے عالم میں انسانی روح کی لطافتوں کامخزن بن کرابھرتااورانسانی زندگی کو راحت وسکون کی روحانی دولت مہیا کرتا ہے۔

ن۔ایسی صفات اورصداقتوں سے سینچے ہوئے کرداروں پر مشتمل مجلس شوریٰ کے ممبران۔ان ممبران میں سے حکومتی نظام کو چلانے والے اعلیٰ صلاحیتوں اورعمدہ اہلیت کے وارث خلیفہ ءوقت کاچناؤ، جوعدل قائم کرسکے۔جسکوایک عام انسان، ایک عام شہری، ایک عام امتی کی بنیادی ضروریات کے مطابق اسکواوراسکے لواحقین کوضروریات حیات میسر ہوں۔وہی اس دین اورملت کے کردارکاترجماں، وہی اس ملت اورپوری انسانیت کے حقوق کامحافظ، وہی کردارخلیفہ ءوقت کے فرائض اداکرنے کاوارث ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی حاکمیت انکےان ضابطہ حیات کی صداقتوں کورائج الوقت کرکے قائم کرتا ہے۔وہ خودبھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے ضابطہ حیات کی اطاعت کرتا ہے۔مخلوق خدااور **ملک** وملت پر اسکی بالادستی قائم کرتا ہے۔

فقیر باب العلم اور مدینۃ العلم ﷺ کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو یہ دن دکھائے۔آمین۔

باباجی عنایت اللہ

OQASA